سوال

قرآن کریم کس نے لکھا اوراسے کیسے جمع کیا گیا ؟

جواب

الحمد للہ

1-اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن کریم کی حفاظت اپنے ذمہ لیتے ہوئے فرمایا ہے :

یقینا ہم نے ہی قرآن کی نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں الحجر(9)۔

ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

اللہ تعالی کافرمان ہے کہ یقینا ہم نے ہی ذکر کونازل فرمایا ہے اوروہ ذکر قرآن ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اللہ تعالی نے اس میں یہ فرمایا ہے کہ ہم قرآن کی حفاظت کرنے والے ہیں کہ کہیں اس میں باطل کا اضافہ نہ کردیا جائے یاپھر اس کے احکام وحدوداور فرائض میں سے کچھ کمی نہ کردی جائے ۔ تفسیر الطبری (8/14)

اورشیخ السعدی رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ :

یقینا ہم نے ہی ذکر کونازل کیا ہے یعنی قرآن کونازل کیا جس میں ہرچیز کا ذکر ہے مسائل اورواضح دلائل وغیرہ اوراسی طرح اس میں سے جونصیحت حاصل کرنا چاہے اس کے لۓ نصیحت بھی ہے ۔

اورہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں یعنی وقت نزول اورنزول کے بعد بھی ، تونزول کی حالت میں ہم نے اسے ہرشیطان مردود سے جوکہ چوری چھپے سننے والا ہے سے محفوظ رکھا ہے ، اورنزول کے بعد اللہ تعالی نے اسے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت کے سینوں میں محفوظ کیا ، اوراللہ تعالی نے اس کے الفاظ کوزیادتی اورنقصان اوراس کے معانی کوتغیر تبدل سے محفوظ رکھا ہے ، تواس کے معانی میں تحریف کرنے والا کوئ بھی تحریف کرتا ہے تواللہ تعالی ایسے علماء پیدا فرمادیتا ہے جوکہ حق کوبیان کرتے ہیں ۔

تواللہ تعالی کی یہ سب سے عظیم نشانی اورنعمت ہے جوکہ اس نے اپنے مومن بندوں پرکی ہوئ ہے ، اورقرآن کی یہ بھی حفاظت ہے کہ اللہ تعالی اس پر عمل کرنے والوں کوان کے دشمنوں سے محفوظ رکھتا اوران کے دشمنوں کوان پر مسلط نہیں ہونے دیتا ۔ اھ

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن تئیس (23) برس میں تھوڑا تھوڑا کرکے بوقت ضرورت نازل کیا گیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

اورقرآن کوہم نے تھوڑ تھوڑا کرکے اس لۓ اتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کوسنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا الاسراء(106)۔

شیخ شعدی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

یعنی : ہم نے یہ قرآن فرق کرنے والا بنا کرنازل کیا ہے جوکہ حق وباطل اورھدایت وگمراہی کے درمیان فرق کرنے والا ہے ۔

ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کوسنائیں یعنی مہلت کے ساتھ تاکہ وہ اس کے معانی پر غوروفکراورتدبر کرسکیں اوراس کے علوم کا استخراج کریں ۔

اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا تھوڑا تھوڑا کرکے تیئس برس میں نازل کیا ۔ اھ تفسیر السعدی ص (760) ۔

2- : عرب میں لکھائی اورکتابت بہت ہی کم کی جاتی تھی ، اوراللہ تعالی نے انہیں اسی وصف سے نوازتے ہوئے فرمایا ہے :

اللہ وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا الجمعۃ (2) ۔

تووہ لوگ قرآن کریم کواپنے سینوں میں حفظ کرتے تھے اوران میں سے بہت ہی ایسے تھے جوکہ بعض آیات اورسورتیں چمڑے اورباریک پتھروں وغیرہ پر لکھ لیا کرتے تھے ۔

3- : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں قرآن کریم کے علاوہ کچھ اور لکھنے سے منع فرما دیا تھا ، اورانہیں اپنی کلام لکھنے سے مؤقتا روک دیا تھا حتی کہ صحابہ کرام کی ہمتیں قرآن کریم کے حفظ اوراس کی کتابت پر بندھ جائے ، اوراس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا اللہ تعالی کی کلام قرآن کریم کے ساتھ اختلاط نہ ہوجائے اورقرآن کریم زیادتی و نقصان سے محفوظ رہے ۔

4- : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امین اورفقہاء صحابہ کرام کی ایک جماعت کووحی لکھنے کی ذمہ داری سونپی رکھی تھی ، اوروہ صحابہ اپنے تراجم میں کاتب وحی کے ساتھ اس طرح معروف نہیں جتنے کہ خلفاء اربعہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اور معاویہ بن ابی سفیان اورزید بن ثابت وغیرہ رضی اللہ تعالی عنھم معروف ہیں ۔

5- : قرآن کریم سات لغات ولہجات میں اتاراگیا جیسا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی کی حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ۔ صحیح بخاری (2287) صحیح مسلم (818) اوریہ لغات اور لہجات فصاحت میں معروف ہیں ۔

6- : خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے دورتک قرآن کریم صحابہ کرام کے سینوں اورچمڑے وغیرہ پر باقی اور محفوظ رہا ، اس کے بعد مرتدین کے ساتھ لڑائیوں میں بہت سے حفاظ صحابہ کرام شہید ہوگئے توابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کوڈرپیدا ہوا کہ کہیں قرآن کریم صحابہ کرام کے سینوں میں ہے نہ رہ کرضائع ہوجائے ، توانہوں نے کبار صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ مکمل قرآن کریم کوایک کتاب میں جمع کیوں نہ کرلیا جائے تاکہ وہ ضائع ہونے سے محفوظ رہے ، تو یہ کام انہوں نے حفاظ میں سے زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کے ذمہ لگایا ۔

اس کا ذکر امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے کچھ یوں کیا ہے :

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے جنگ یمامہ کے بعد میری طرف پیغام بھیجا (میں جب آیا تو) عمر رضی اللہ تعالی عنہ کوان کے پاس دیکھا توابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے کہ عمر رضی اللہ تعالی میرے پاس آکرکہنے لگے کہ جنگ یمامہ میں قرآء کرام کا قتل (شھادتیں) بہت بڑھ گیا ہے ، اورمجھے یہ ڈرہے کہ کہیں دوسرے ملکوں میں بھی قرآء کرام کی شھادتیں نہ بڑھ جائیں جس بنا پر بہت سا قرآن ان کے سینوں میں ان کے ساتھ ہی دفن ہوجائے گا ، اورمیری رائے تو یہ ہے کہ آپ قرآن جمع کرنے کا حکم جاری کردیں ۔

تومیں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہا کہ تم وہ کام کیسے کروگے جوکام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ؟

توعمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم یہ ایک خیر اوربھلائی ہے ، توعمر رضی اللہ تعالی عنہ باربار میرے ساتھ یہ بات کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالی نے اس بارہ میں میرا شرح صدر کردیا ، اوراب میری رائے بھی وہی ہے جوعمر رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے ۔

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے کہ تم ایک نوجوان اور عقل مند شخص ہو ہم آپ پر کوئی کسی قسم کی تہمت بھی نہیں لگاتے، اور پھر تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو، تو تم قرآن کو تلاش کرکے جمع کرو۔

زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کی قسم اگر وہ مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ کوئی پہاڑ منتقل کرنے کا مکلف کرتے تو مجھ پر وہ اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا کہ قرآن کریم جمع کرنے کا کام بھاری اور مشکل تھا، میں کہنے لگا تم وہ کام کیسے کروگے جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ خیر اور بھلائی ہے، تو ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ بار بار مجھ سے یہ کہتے رہے حتی کہ اللہ تعالی نے میرا بھی شرح صدر کردیا جس طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا شرح صدر ہوا تھا، تو میں قرآن کریم کو لوگوں کے سینوں اور چھال اور باریک پتھروں سے جمع کرنا شروع کردیا حتی کہ سورۃ التوبۃ کی آخری آیات ابوخزیمۃ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ کسی اور کس پاس نہ پائی لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم ۔ ۔ ۔ (تمہارے پاس ایسا رسول تشریف لایا ہے جو تم میں سے ہے جسے تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے ۔ ۔) ۔

تو یہ مصحف ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات تک ان کے پاس رہے پھر ان کے بعد تاحیات عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس اور ان کے بعد حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس رہے ۔

العسب : کھجور کی ٹہنی کو کہتے ہیں اس کی چھید اس کی چوڑائی میں لکھتے تھے ۔

اور اللخاف، باریک پتھر کو کہتے ہیں ۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ خود بھی حافظ قرآن تھے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے قرآن کریم کے ثبوت کے لئے ایک خاص منہج اختیار کیا تو وہ اس وقت تک کوئی آیت نہیں لکھتے تھے کہ جب تک دو صحابی یہ گواہی نہ دے دیں کہ انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ۔

تو یہ مصحف خلفاء کے ہاتھ میں خلیفہ راشد عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے دور تک رہا، اور صحابہ کرام مختلف ممالک میں پھیل چکے اور وہاں وہ قرآن ان سات لہجوں میں ہی پڑھتے تھے جن میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، تو اس طرح ان کے شاگرد اسی طرح پڑھتے جس طرح کہ اس کے شیخ اور استاد نے اسے پڑھایا تھا ۔

جب ایک شاگرد اپنے ہم عصر بھائی کو قرآن کسی اور لہجے میں پڑھتا ہوا دیکھتا وہ اسے غلط کہتا اور اس کا انکار کرتا یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا تو صحابہ کرام کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ تابعین اور ان کے بعد آنے والوں کے درمیان فتنہ نہ پیدا ہوجائے اس لئے انہیں یہ خیال آیا کہ لوگوں کو صرف قریش کے لہجہ پر جمع کردیا جائے جن پر قرآن کریم نازل ہوا ہے تاکہ اختلاف کو مٹایا اور اس کی جڑ ہی ختم کردی جائے، عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے بھی اس موافقت کردی ۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہما عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے جو کہ آرمینیا اور آذربائیجان کو فتح کرنے کے لئے اہل عراق کے ساتھ مل کر شامیوں سے غزوہ کر رہے تھے حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ کو قرآت میں ان کے اختلاف نے گھبراہٹ میں ڈال دیا تھا ۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہنے لگے اے امیر المؤمنین اس امت کو کتاب اللہ میں یھودیوں اور عیسائیوں کی طرح اختلاف کرنے سے پہلے ہی پکڑ لیں، تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمیں وہ مصحف دو تاکہ ہم اس کے نسخے تیار کرنے کے بعد یہ مصحف آپ کو واپس دے دیا جائے گا، عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ھشام کو مصحف کے نسخے تیار کرنے کا حکم دیا، اور اس گروہ میں سے تین قریشیوں کو یہ کہا کہ اگر تم اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ قرآن کی کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے قریش کے لغت میں لکھو کیونکہ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا ہے، تو انہوں نے ایسے ہی کیا ۔

جب نسخے تیار ہوچکے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالی کو واپس کر دیا، اوران نسخوں میں سے ہر ایک طرف ایک نسخہ بھیج دیا اور یہ حکم دیا کہ اس نسخہ کے علاوہ ہر مصحف اور صحیفہ جلا دیا جائے۔

ابن شہاب زھری کہتے ہیں کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ مجھے مصحف نسخ کرتے وقت سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہ ملی جو کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا جب ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ ہمیں خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے ملی (من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ) تو ہم نے مصحف میں سورۃ الاحزاب میں ملا دیا۔

تو اس طرح اختلاف کی جڑ کاٹ دی گئی اور ایک ہی کلمہ بن اور قرآن کریم لوگوں کے سینوں میں تواتر کے ساتھ محفوظ رہا اور قیامت تک رہے گا، تو یہی وہ اللہ تعالی کی حفاظت ہے جو اللہ تعالی کے اس فرمان کا مصداق ہے :

بیشک ہم نے ہی قرآن کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں الحجر (9) ۔

واللہ تعالیٰ اعلم.